69915 ـ كيا ہر ركعت ميں دونوں سورتيں پڑھنى جائز ہيں ؟

سوال

كيا نمازى نماز باجماعت يا انفرادى نماز كى ايك ہى ركعت ميں دو سورتيں پڑھ سكتا ہے، يہ علم ميں ركھيں كہ ميں ہر ركعت سورۃ اخلاص پڑھنا پسند كرتا ہوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

نمازى چاہے امام ہو يا مقتدى كے ليے سورۃ فاتحہ كے بعد ايك يا دو سورتيں پڑھنے ميں كوئى حرج نہيں، ليكن بعض اوقات امام كو اس كا جواز بيان كرنے كے ليے ايسا كرنا چاہيے، ليكن وہ نمازيوں كو لمبى نماز نہ پڑھائے جيسا كہ فرضى اور نفلى نماز ميں ايسا كرنا جائز ہے.

بہت سى نمازوں ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے سورۃ فاتحہ كے بعد دو سورتوں كا پڑھنا ثابت ہے، اور ان سورتوں كو نظائر كے نام سے موسوم كيا گيا ہے، اس سلسلے ميں كئى ايك احاديث ہيں:

عمرو بن مرۃ رحمہ اللہ تعالى بيان كرتے ہيں كہ ميں نے بو وائل سے سنا وہ بيان كر رہے تھے كہ ابن مسعود رضى اللہ تعالى كے پاس ايك شخص آيا اور كہنے لگا:

ميں رات ايك ہى ركعت ميں مفصل سورۃ كى تلاوت كى تو انہوں نے فرمايا:

يہ تو تيزى سے شعر پڑھنا ہے ؟ ميں ان نظائر كو جانتا ہوں جن كو ملايا كرتے تھے، انہوں نے سور مفصل كى بيس سورتوں كا ذكر كيا جن ميں سے دو سورتيں ملا كر ہر ركعت ميں پڑھا كرتے تھے "

صحيح بخارى حديث نمبر (743) صحيح مسلم حديث نمبر (822).

امام بخارى رحمہ اللہ تعالى نے ہر باب باندھتے ہوئے كہا ہے: ايك ہى ركعت ميں دو سوتيں جمع كرنا "

مفصل سورۃ ق سے ليكر سورۃ الناس تك ہيں.

الهذ: تيزى سے قرآت كرنا.

علقمہ اور اسود رحمہ اللہ تعالى بيان كرتے ہيں كہ ايك شخص ابن مسعود رضى اللہ تعالى عنہما كے پاس آ كر كہنے لگا: ميں سور مفصل ايك ركعت ميں پڑھتا ہوں، تو انہوں نے جواب ديا:

كيا يہ شعر كى طرح تيزى اور ردى كھجور كى طرح نثر ہے؟

ليكن نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم ايك ركعت ايك جيسى نظائر دو سورتيں پڑھا كرتے تھے، نجم اور الرحمن ايك ركعت ميں، اور اقتربت الساعۃ اور الحاقۃ ايك ركعت ميں، سورۃ الطور اور الذاريات ايك ركعت ميں، اور اذا وقعت الواقعۃ اور سورۃ نون ايك ركعت ميں، اور سال سائل اور سورۃ النازعات ايك ركعت ميں، اور ويل للمطففين اور سورۃ عبس ايك ركعت ميں سورۃ المدثر اور المزمل ايك ركعت ميں هل اتى على الانسان اور لا اقسم بيوم القيمۃ ايك ركعت ميں، اور عم يتسالون، اور المرسلات ايك ركعت ميں اور سورۃ الدخان اور اذا الشمس كورت ايك ركعت ميں "

سنن ابو داود حديث نمبر (1396) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح ابو داود ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

الدقل: ردى كھجور كو كہتے ہيں.

اور ايك حديث ميں ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے قيام الليل كى ايك ركعت ميں سورۃ البقرۃ، النساء اور آل عمران پڑھى، جيسا كہ حذيفہ رضى اللہ تعالى عنہ نے بيان كيا ہے اور اسے امام مسلم رحمہ اللہ تعالى نے صحيح مسلم حديث نمبر (772) ميں روايت كيا ہے.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

انسان كے ليے سورۃ فاتحہ كے بعد دو يا تين سورتيں پڑھنا جائز ہے، اور ايك سورۃ پر اقتصار كرنا بھى جائز ہے، يا پھر وہ ايك سورۃ كو دو حصوں ميں تقسيم كر سكتا ہے، يہ سب جائز ہے، كيونكہ اللہ سبحانہ وتعالى كا عمومى فرمان ہے:

چنانچہ تمہارے ليے جتنا قرآن پڑھنا آسان ہو اتنا پڑھو المزمل (20).

اور اس ليے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" پھر آپ كے ليے جو آسان ہو قرآن كى قرآت كرو"

ديكھيں: مجموع فتاوى الشيخ ابن عثيمين (13) سوال نمبر (500).

شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

بعض اوقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایك ہی رکعت میں دو یا زیادہ سورتیں جمع کر کے پڑھا کرتے تھے

دیکھیں: صفة صلاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم (103 ـ 105) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس میں اس کے متعلقہ احادیث ذکر کے ان کی تخریج کی ہے، لھذا اس کا مطالعہ کریں.

دوم:

اور رہا مسئلہ ہررکعت میں قرآت کے بعد سورۃ اخلاص پڑھنا ایك صحابی سے ثابت ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے برقرار رکھا جو کہ سوال کے اصل ہر رکعت میں دو سورتیں پڑھنے کی دلیل ہے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ نے ایك شخص کو ایك پارٹی کا امیر بنا پر بھیجا اور وہ انہیں نماز پڑھانے میں قرآت کے بعد سورۃ اخلاص پڑھ کر قرآت ختم کرتا، جب وہ واپس آئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اسے پوچھو وہ ایسا کیوں کرتا ہے ؟

چنانچہ انہوں نے اس سے دریافت کیا تو وہ کہنے لگا: اس لیے کہ یہ اللہ و رحمن کی صفت ہے، اور میں اسے پڑھنا پسند کرتا ہوں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اسے بتادو کہ اللہ تعالی بھی اس سے محبت کرتا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6940) صحیح مسلم حدیث نمبر (813).

یہ حدیث اس فعل کے جواز کی دلیل ہے، رہا استحباب تو یہ مستحب ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فعل نہیں کیا، اور نہ ہی اس پر مداومت کی، اور سب سے بہترین طریقہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے.

واللہ اعلم .